سوال

(301) موسیقی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اخبار ''عکاظ'' شمارہ نمبر ۶۱۰۱ مورخہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۳ ہجری میں ایک خبر پڑھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک سعودی گلوکار نے گانا چھوڑ دیا تھا لیکن قاہرہ وپیرس کے درمیان جب ایک ہوائی سفر میں اس کی ملاقات ایک عالم دین سے ہوئی اور دونوں نے موسیقی کی شرعی حیثیت کے بارے میں گفتگو کی تو اس عالم دین نے طیارہ سے اترنے سے پہلے پہلے اسے دلائل وبراہین کے ساتھ قائل کر دیا کہ موسیقی شرعا جائز ہے اور سفر سے واپسی پر اس گلوکار نے دوبارہ گانا شروع کر دیا اور چند نئے گانے پیش کئے جو اس کی تازہ پیشکش ہیں۔

دلائل وبراہین کے ساتھ واضح فرمائیں کیا اسلام میں گانا جائز ہے خصوصا وہ فحش گانے جو آج کل موسیقی کے ساتھ گائے جاتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور اہل علم کے نزدیک گانا حرام ہے اور اگر گانے کے ساتھ موسیقی، بانسری اور رباب کا بھی استعمال ہو تو پھر اس کے حرام ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کی حرمت کے دلائل میں ایک دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ (لقمان ۳۱/۶)

''اور لوگوں میں ایسا بدبخت بھی ہے جو بے ہودہ حکایتیں خریدتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے گمراہ کرے۔''

جمہور مفسرین نے ''لھو الحدیث'' کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس سے مراد گانا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ اس سے مراد گانا ہے نیز وہ فرماتے ہیں کہ گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی سے کھیتی پروان چڑھتی ہے۔'' اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میری امت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلات لہو ولعب کے استعمال کو حلال قرار دیں گے۔'' اس حدیث کو امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے معلق مگر صحت کے وثوق کے ساتھ بیان کیا ہے اور دیگر ائمہ نے بھی اسے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے، ''معازف'' سے مراد گانا اور آلات لہو ولعب ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص نے گانے کی مشروعیت کا فتوی دیا ہے (بشرطیکہ یہ بات صحیح نقل کی گئی ہو) اس نے علم کے بغیر اللہ تعالی کی طرف ایک بات کو منسوب کیا اور ایک ایسا باطل فتوی دیا ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن اس سے پوچھا جائے گا۔ واللہ المستعان۔

مقالات وفتاویٰ ابن باز

صفحہ 394

محدث فتویٰ